ابھی نہ آؤ، ابھی نہ آؤ ... حفیظ تائب

مری نگاہوں میں روشنی ہے، ابھی نہ آؤ، ابھی نہ آؤ
ابھی تو کچھ درد میں کمی ہے، ابھی نہ آؤ، ابھی نہ آؤ

چراغِ لالہ اِک ایک کر کے چمن میں ہر سمت بُجھ رہے ہیں
بہار کی سانس رُک رہی ہے، ابھی نہ آؤ، ابھی نہ آؤ

سمجھ چکا ہوں حقیقتِ گُل، خزاں سے مانوس ہو رہا ہوں
حیات مری سنبھل رہی ہے، ابھی نہ آؤ، ابھی نہ آؤ

ابھی ہر اک زخمِ دل کو اپنے سکوں کا باعث سمجھ رہا ہوں
لبوں پہ مبہم سی اِک ہنسی ہے، ابھی نہ آؤ، ابھی نہ آؤ

جسے تھی عادت سی اشکباری کی ایک مدت سے جانِ تائبؔ
وہ آنکھ اب بھی تو شبنمی ہے، ابھی نہ آؤ، ابھی نہ آؤ

Visit our websites: www.alkalam.pk -- alkalam.weebly.com